سوال

(200) نماز قصر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انسان سفر میں کب قصر نماز ادا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی ایسی صریح نص موجود نہیں ہے کہ جس کو مسافر کے نماز قصر کرنے کی مسافت قطعی طور پر طے کرنے میں نص قرار دینا ممکن ہو یا وہ اس سفر کو ہی متعین کرتی ہو جس میں انسان قصر نماز ادا کرے۔ اس مسئلہ میں صرف ترجیح سے فیصلہ کیا جاتا ہے اور ہم ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مطلق سفر سفر ہے، اس پر سفر اور مسافر کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ یہ موقف اللہ تعالیٰ کے اس طرح کے فرمان سے اخذ کیا گیا ہے :

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ... ١٨٤ ... سورة البقرة

"پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنا ہے۔"

توجس طرح اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مطلق مرض کو مطلق بیان کیا ہے، ایسے ہی سفر کو بھی مطلق ہی بیان کیا ہے، جو بھی سفر ہو خواہ لمبا ہو یا چھوٹا، وہ سفر ہی ہے، اس پر سفر کے احکام مرتب اور لاگو ہوں گے، اور اس کے بعد مسافت کو نہیں دیکھا جائے گا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے احکام سفر کے متعلق خاص رسالے میں اسی قول کو پسند کیا ہے۔ جب مسافر اپنے شہر سے روانہ ہو اس پر مسافر کے احکام لاگو ہوجاتے ہیں، پس جب وہ شہر میں، جس کا اس نے قصد وارادہ کیا تھا، اقامت کرے گا تو وہ زیادہ دن وہاں اقامت کرے یا کم دن وہ مسافر ہی شمار ہوگا جب تک کہ وہ وہاں مستقل اقامت کا ارادہ نہ کرلے۔

لیکن جب وہ اقامت کی نیت وارادہ نہ کرے بلکہ اپنے دل میں کہے : میں آج یہاں سے روانہ ہوجاؤں گا یا کل روانہ ہوجاؤں گا تو اس طرح اس شہر میں، جس کی طرف وہ سفر کرکے گیا ہے، جتنی لمبی مدت بھی ہوجائے وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

اور یقیناً یہ بات بھی ثابت ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین خراسان کی طرف جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہوئے تو اتنی شدید برف باری ہوئی کہ ان پر اپ نے ملک واپس لوٹنے کا راستہ منقطع ہوگیا، لہذا وہ چھ مہینے تک وہاں پر مقیم رہے، اس دوران وہ قصر نماز ہی ادا کرتے رہے۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 195

محدث فتویٰ